روزنامہ

(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 23 جولائی 2010ء 10 شعبان 1431 ہجری 23 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 155

یسعیاہ نبی کی پیشگوئی

’’وہ قوموں کیلئے دور سے ایک جھنڈا کھڑا کرتا ہے اورانہیں زمین کی اشیاء سے سیٹی بجا کے بلاتا ہے اور دیکھ وے دوڑ کے جلد آتے ہیں۔کوئی ان میں نہ تھک جاتا اور نہ پھسل پڑتا ہے۔وے نہیں اونگھتے اور نہیں سوتے۔ان کا کمر بند کھلتا نہیں ہے اور نہ ان کی جوتیوں کا تسمہ ٹوٹتا ہے۔ان کے تیر تیز ہیں اوران کی ساری کمانیں کشیدہ ہیں۔ان کے گھوڑوں کے سُم چقماق کے پتھر کی مانند ٹھہرتے اوران کے پہیے گردبار کی مانند۔وے شیرنی کی مانند گرجتے ہیں۔ہاں وے جوان شیروں کی مانند گرجتے ہیں وے غراتے اور شکار پکڑتے اوراسے بے روک ٹوک لے جاتے ہیں اور کوئی بچانے والا نہیں اوراس دن ان پر ایسا شور مچائیں گے جیسا سمندر کا شور ہوتا ہے اور یہ زمین کی طرف تاکیں گے اور کیا دیکھتے ہیں کہ اندھیرا اور تنگ حالی ہے اور روشنی اس کی بدیوں سے تاریک ہوجاتی ہے۔اس پیشگوئی میں رسول اللہؐ اور آپ کے صحابہ کی عظیم مقام اور قربانیوں کا ذکر ہے۔‘‘

(یسعیاہ باب 5 آیات 26 تا 30 تفصیل دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 82)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں نے اپنی کتاب نسیم دعوت کے صفحہ ۴و۵ میں جو آریوں کے مقابل پر ۲۸رفروری ۱۹۰۳ء کو لکھی گئی مندرجہ ذیل پیشگوئی آریوں کے حق میں کی تھی اور وہ یہ ہے۔ ہر ایک جوش محض قوم اور سوسائٹی کے لئے دکھلاتے ہیں خدا کی عظمت اِن لوگوں کے دِلوں میں نہیں۔قادیان کے آریہ خیال کرتے ہیں کہ ہم طاعون کے پنجہ سے رہائی یاب ہوگئے ہیں مگر کیا یہ بدزبانیاں اور بے ادبیاں خالی جائیں گی؟ سنو اے غافلو! ہمارا اور اُن راست بازوں کا تجربہ ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ خدا کے پاک رسولوں کی بے ادبی کرنا اچھا نہیں۔خدا کے پاس ہر ایک بدی اور شوخی کی سزا ہے۔

اور پھر مَیں نے اپنی کتاب **قادیان کے آریہ اور ہم** میں جو ۲۰رفروری ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی ہے اس کے صفحہ ۲۱و۲۲ میں یہ پیشگوئی شائع کی تھی۔ یہ لوگ نبیوں کی تکذیب میں جن کی سچائی سورج کی طرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں خدا جو اپنے بندوں کے لئے غیرت مند ہے ضرور اِس کا فیصلہ کرے گا اور وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کے لئے کوئی ہاتھ دکھلائے گا۔ پھر میں نے اِسی رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم کی نظم میں یعنی صفحہ ۵۴ میں یہ پیشگوئی کی ہے۔ ؎

شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز　　　وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
ہم نے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا　　　اُس نے ہے کچھ دکھانا اُس سے رجا یہی ہے

اِس پیشگوئی کا ماحصل یہی ہے کہ خدا اِن لوگوں کوئی ہاتھ دکھائے گا۔ پھر اسی کتاب کے ٹائٹل پیج کے صفحہ۲ میں یہ شعر ہے

میرے مالک تو ان کو خود سمجھا　　　آسماں سے پھر اک نشاں دکھلا

اِس دعا کا ماحصل یہ ہے کہ نشان کے طور پر کوئی اور بلا آریوں پر نازل ہو۔

یہ پیشگوئیاں ہیں جو آریہ سماج کے حق میں کی گئی تھیں۔ سو ایک عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ وہ کیسے کھلے کھلے طور پر ظہور میں آ گئی ہیں۔ اور آریہ سماج کا نحس ستارہ ظاہر ہوگیا۔ چنانچہ اُن کے مطابق قادیان کی آریہ سماج کے پر جوش ممبر جو اخبار شبھ چنتک کو چلاتے تھے طاعون کے ایک ہی طمانچہ سے سب کے سب ہلاک ہوگئے جیسا کہ کتاب ’’نسیم دعوت‘‘ میں اُن کا طاعون سے ہلاک ہونا پانچ برس پہلے بتلایا گیا تھا اور دوسرے مقامات کے آریہ پنجاب کے آریوں میں سے جو سرگروہ کہلاتے تھے جن کی شوکت اور شان کی وجہ سے آریہ لوگ شوخ دیدہ ہوگئے تھے اکثر اُن کے اپنے باغیانہ خیالات سے سزایاب ہوگئے اور بعض اس گورنمنٹ کے قلمرو سے باہر نکالے گئے۔ افسوس کہ اِن لوگوں نے انگریزی سلطنت کے ہزارہا احسان دیکھ کر پھر نمک حرامی کی اور بغاوت کے کلمات سے سخت بدذاتی دکھلائی۔ مگر ضرور تھا کہ وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جو آج سے پانچ[۵] برس پہلے ان لوگوں کے زوال اور تباہی کی نسبت بتلائی گئی تھیں۔ اب یقیناً سمجھو کہ آریہ سماجیوں کا خاتمہ ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا۔ کیا انسان کی طاقت ہے کہ قبل از وقت ایسی پیشگوئیاں کر سکے؟ پس اُس خدا کا ہزار ہزار شکر ہے اور تمام حمد اور جلال اُسی کو مُسلّم ہے جو (۔) کی تائید میں ایسے بڑے بڑے نشان ظاہر کرتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 608)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی طرف سے

سیدنا بلالؓ فنڈ میں عطیات کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 جون 2010ء میں فرماتے ہیں۔

ایک ضروری امر کی وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے بعض جماعتوں کی طرف سے بھی پوچھا جا رہا ہے کہ شہداء فنڈ میں لوگ کچھ دینا چاہتے ہیں تو یہ رقم کس مد میں دینی ہے؟ اسی طرح بعض دوست مشورے بھی بھجوا رہے ہیں کہ شہداء کے لئے کوئی فنڈ قائم ہونا چاہئے۔ یہ ان کی لاعلمی ہے۔ شہداء کے لئے فنڈ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافتِ رابعہ سے قائم ہے جو ’’سیدنا بلالؓ فنڈ‘‘ کے نام سے ہے اور میں بھی اپنے اس دور میں ایک عید کے موقع پر اور خطبوں میں دو دفعہ بڑی واضح طور پر اس کی تحریک کر چکا ہوں۔ اس فنڈ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے، جن جن کو ضرورت ہو ان کی ضروریات پوری کی جاتی ہیں اور اگر اس فنڈ میں کوئی گنجائش نہ بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ان کا حق ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال ’’سیدنا بلالؓ فنڈ‘‘ قائم ہے جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2010ء)

مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی

44واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2010ء

31,30 جولائی وکیم اگست 2010ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 44 واں جلسہ سالانہ مورخہ 30، 31 جولائی وکیم اگست 2010ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہورہا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 30 جولائی 2010ء

5:00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
8:25 بجے رات	**پرچم کشائی**
8:30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ ونظم
	افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 31 جولائی 2010ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ ونظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر ''سیرۃ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد'' (انگریزی) مقرر: مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ۔یوکے
2:50 بجے دوپہر	تقریر ''نظام وصیت کی تاثیرات'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا عبدالاول خان صاحب مشنری انچارج بنگلہ دیش
3:30 بجے دوپہر	''تعلق باللہ کے ذرائع'' (انگریزی) مقرر: مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مربی انچارج کینیڈا
4:00 بجے سہ پہر	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
7:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ ونظم
	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار یکم اگست 2010ء

2:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ ونظم
2:20 بجے دوپہر	تقریر '' احمدیت۔عافیت کا حصار'' (انگریزی) مقرر: مکرم بلال ایٹکنسن صاحب ریجنل امیر نارتھ ایسٹ۔یوکے
2:50 بجے دوپہر	تقریر '' خلافت میں اطاعت کے نمونے'' (اردو) مقرر: مکرم نصیر احمد انجم صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ
3:20 بجے دوپہر	نظم
3:30 بجے دوپہر	تقریر '' حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ'' (اردو) مقرر: مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے۔امام بیت الفضل لندن
4:00 بجے سہ پہر	''آنحضرت ﷺ کے بنی نوع پر احسانات'' (انگریزی) مقرر: مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے
5:00 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
7:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
8:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ ونظم
	اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 583

حضرت خلیفۃ المسیح کی زریں ہدایات برطانیہ جانے والوں کے لئے

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی خودنوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' طبع دوم صفحہ 22-23 کا ایک نہایت مفید اور اہم اقتباس ؎

وصل مولیٰ کے جو بھوکے ہیں انہیں سیر کرو
وہ کرو کام کہ تم خوان ہدیٰ ہو جاؤ
قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہ نما ہو جاؤ

حضرت چوہدری صاحب اپنے اولین سفر انگلستان کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

اس موقع پر قادیان میں ہمارا قیام صرف ایک دن رہا۔رخصت ہوتے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے جو ہدایات خاکسار کو دیں ان میں سے جو خاکسار کو یاد رہ گئی ہیں درج ذیل ہیں۔فرمایا:۔

1۔اس دعا کا ورد رکھنا اللھم رزقنی جلیسا صالحا۔2۔ جب کسی سفر کے آخر میں منزل مقصود کے قریب پہنچو اور شہر یا بستی کی آبادی نظر آنا شروع ہو تو یہ دعا کیا کرو............

اے اللہ جو رب ہے ساتوں آسمانوں کا اور اس کا بھی جو کچھ ان کے سائے میں ہے اور رب ہے تو زمینوں کا اور ہر اس چیز کا جو اس پر قائم ہے اور رب ہے ہواؤں کا اور ہر اس چیز کا جسے وہ لئے پھرتی ہیں اور رب ہے سب سرکشوں کا اور ان کا جنہیں وہ گمراہ کرتے ہیں۔میں طالب ہوں تجھ سے اس آبادی کی ہر بھلائی کا اور اس میں رہنے والوں کی طرف سے ہر بھلائی کا اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس کی طرف سے ہر بھلائی کا اور تیری حفاظت کا طالب ہوں اس بستی کے ہر شر سے اور اس میں رہنے والوں کے ہر شر سے اور جو کچھ بھی اس کے اندر ہے اس کے ہر شر سے۔یا اللہ تُو اس کی ہر خوشگوار چیز ہمیں عطا فرما اور اس کی ہر ضرر رساں چیز سے ہماری حفاظت فرما۔اے اللہ تُو اس میں رہنے والوں کے دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور اس میں رہنے والوں میں سے نیک بندوں کی محبت ہمارے دل میں ڈال دے۔

3۔کہا جاتا ہے کہ انگلستان چونکہ ایک سرد ملک ہے اس لئے وہاں سردی کے دفاع کے لئے شراب کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم طبیب ہیں اور ہم جانتے ہیں یہ بات بالکل غلط ہے۔اگر تمہیں سردی کی مدافعت کی ضرورت محسوس ہو تو کوکو استعمال کریں اس میں خوراکیت بھی ہے اور سردی کے اثر کو بھی زائل کرتی ہے۔

4۔ہمیں خط لکھتے رہنا ہم تمہارے لئے دعا کریں گے۔

5۔انگلستان میں ہندوستانی طلبا سے زیادہ میل جول نہ بڑھانا وہاں کے شریف طبقہ سے میل جول رکھنا۔

خاکسار نے حتی الامکان آپ کی فرمودہ ہدایات کی پابندی کی اور بفضل اللہ ان سے بہت فائدہ اٹھایا''۔

(تحدیث نعمت صفحہ 22)

خدمت دین کے لئے عالمی عدالت کی رکنیت سے انکار

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی ایک مطبوعہ تحریر سے ماخوذ

''عالمی عدالت پر میری دوسری مرتبہ رکنیت کی میعاد 6فروری 1964ء کو شروع ہوئی تھی اور 5فروری 1971ء کو ختم ہونے والی تھی۔اکتوبر 1972ء میں جو انتخابات ہونے والے تھے ان میں میرے مکرر انتخاب کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے میرا نام بھیج دیا گیا تھا ستمبر 1972ء میں مجھے خواب میں حضرت مسیح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت نصیب ہوئی۔خواب میں میں نے دیکھا کہ میں نے اپنی چھڑی حضور اقدس کی خدمت عالیہ میں پیش کی اور حضور نے از راہ شفقت اسے تبسم فرما کر قبول فرمایا۔میں اس خواب کی تعبیر کا مفہوم یہ سمجھا کہ مجھے اب کلی طور پر اپنے تئیں خدمت دین کے لئے وقف کر دینا چاہئے ۔میری عمر اسّی سال کو پہنچ رہی تھی۔ ثلث صدی سے زائد عرصہ سے میں ذیابیطس کا مریض تھا۔ ذہنی اور جسمانی قویٰ کا انحطاط بڑھ رہا تھا۔میرا دینی علم نہایت محدود تھا۔اکیس سال کی عمر میں میں نے بیرسٹری کی سند حاصل کی تھی۔اکیس سال کا عرصہ میں نے وکالت میں صرف کیا۔قریب سات سال کا عرصہ میں حکومت ہند میں وزیر رہا اور اسی قدر عرصہ پاکستان کے وزیر خارجہ کے فرائض ادا کئے۔چھ سال ہندوستان کی سب سے اعلیٰ عدالت کا رکن رہا۔پندرہ سال سے زائد عرصہ عالمی عدالت کی رکنیت میں گزرا۔تین سال امم متحدہ میں پاکستان کی سفارت سرانجام دی۔محض اللہ تعالیٰ کی ذرہ

باقی صفحہ 8 پر

تبرکات

آنحضرت ﷺ کا اپنے اہل بیت کے ساتھ حسن سلوک

از حضرت سیدہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

یوں تو آنحضرت ﷺ کی مبارک سیرت کا ہر پہلو ہی اپنی ذات میں اکمل واتم ہے اور آپ کا مقدس وجود جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔ مگر اسے میری نسائیت کا تقاضا سمجھیں۔ یا حقیقت پر محمول قرار دے لیں کہ دنیوی امور میں وہ بات جو خصوصیت سے آنحضورؐ کی مجھے بہت ہی پیاری اور دلکش معلوم ہوئی ہے۔ وہ آپ کا اپنے اہل بیت کے ساتھ انتہائی رفق اور حلم کے ساتھ پیش آنا ہے۔

آپؐ کی بعثت کے وقت عورت کی حالت

یہ امر اکثر لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ کہ آپ کی بعثت کے زمانہ میں اس کمزور طبقہ اناث کی حالت کس قدر ناگفتہ بہ تھی۔ عدل و راستی کا نام نشان نہ تھا۔ عورتوں کو حیوانوں سے بدتر خیال کیا جاتا تھا اور اس قدر ناگفتہ بہ حالت تھی کہ جس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔

اس وقت آپ مظلومین کے لئے رحمت بن کر آئے اور جیسا کہ عدل وانصاف کا تقاضا تھا انہیں ان کے حقوق دلوائے۔

عورت و مرد میں تمدنی مساوات

اس وقت جبکہ عورت ہونا ہی سخت عیب خیال کیا جاتا تھا اور وہ سوسائٹی میں ایک ذلیل ہستی تصور کی جاتی تھی۔ آپ نے اسے قعر مذلت سے اٹھایا اور نقارہ کی چوٹ سے النساء شقائق الرجال فرما کر انہیں مردوں کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا اور ایسا ہی ارشاد خداوندی کے ماتحت انہیں تمدنی طور پر بھی مساوات عطا فرمائی۔

ازواج مطہراتؓ سے حسن سلوک

آپؐ نے نہ صرف قولاً عورت کے حقوق کی حفاظت کی بلکہ عملاً بھی اس کی عزت اور محبت کی ایک زبردست مثال قائم کی اور باوجود اس قدر عظیم الشان اور اہم ذمہ داریوں کے جو مختلف جہات سے آپ پر عائد ہوتی تھیں۔ آپؐ نے جس خوبی کے ساتھ اس بھاری خانگی ذمہ داری کو جو تعدد ازدواج کی وجہ سے لازماً پیدا ہوگئی تھی۔ نباہا وہ آپؐ کا ہی حصہ تھا۔ آپؐ عدل وانصاف اور حسن معاشرت کا ایک کامل نمونہ تھے۔ آپؐ کا اپنی بیویوں سے جس قدر محبت اور دلداری کا سلوک تھا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ آپؐ حتی الوسع اپنی بیویوں کے احساسات اور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو جو آپ کی بیویوں میں سے سب سے زیادہ نو عمر تھیں ایک کھیل خود اپنے اوٹ میں کھڑا کر کے دکھلایا اور آپ وہاں سے خود نہ ہلے۔ جب تک کہ وہ خوب سیر ہو کر ہٹ نہ گئیں۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ کے ساتھ آپؐ نے دو دفعہ دوڑ میں مقابلہ کیا اور جب دوسری بار آپ آگے نکل گئے۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے حضرت عائشہ سے فرمایا ھذہ بتلك یعنی لو عائشہ اب وہ پہلی بار کا بدلہ اتر گیا ہے۔

عورتوں سے حسن سلوک کی تلقین

آپ چونکہ علم النفس کے بہترین عالم تھے اس وجہ سے بہت معمولی معمولی باتوں میں بھی آپ عورتوں کے احساسات کا احترام فرمایا کرتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ آپ خود اپنے اہل سے محبت کا برتاؤ فرمایا کرتے تھے۔ بلکہ آپ اپنے متبعین کو بھی بڑے زور کے ساتھ اس امر کی ترغیب دیتے تھے۔ جیسا کہ فرمایا تم میں سے بہترین وہی شخص ہے۔ جو اپنے بیوی بچوں سے سب سے بہتر سلوک کرتا ہے۔

اخلاق فاضلہ کو پرکھنے کا معیار

اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر کسی انسان کے اعلیٰ اخلاق کو پرکھنے کا کوئی صحیح ذریعہ ہوسکتا ہے۔ تو وہ اس کی خانگی زندگی کا مطالعہ ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کے ساتھ وہ اپنے اوقات کا بیشتر حصہ گزارتا ہے۔ وہاں کسی بناوٹ ظاہرداری کا دخل نہیں ہوسکتا۔ برخلاف اس کے جس جگہ انسان اپنے اوقات کا کوئی خاص حصہ گذارے وہاں وہ تکلف سے بھی اچھا اثر پیدا کرسکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کی صحبت میں زندگی کا اکثر حصہ گویا ایک معلم و مؤدب کی حیثیت میں گذارا جائے اور پھر بھی وہ اس کے لطف وکرم کی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ تو یہ امر اس انسان کے اعلیٰ اخلاق کا ایک زبردست ثبوت ہوگا۔

واقعہ افک کے موقعہ پر آپ کا رویہ

اسی اصل کے ماتحت حدیث میں ایک خاص واقعہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ جس سے آپ کا یہ خلق کمال شان کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے وہ واقعہ افک ہے۔ جس میں کسی لعین بدباطن منافق نے آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگایا تھا۔

یہ امر ہمارے قیاس سے بالا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس سے کس قدر تکلیف اور صدمہ پہنچا ہوگا۔

مدینے آتے ہی حضرت عائشہؓ بیمار ہوگئیں۔ آپ معمول کے مطابق ان کے پاس تشریف لاتے اور طبیعت کا حال دریافت فرماتے رہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ان دنوں مجھے آپ کے رویہ میں ایک خفیف سی تبدیلی ضرور نظر آتی تھی۔ مگر میں اس کے سبب سے بالکل بے خبر تھی۔ آخر ایک عرصہ کے بعد انہیں بعض انصاری عورتوں سے اس واقعہ کا علم ہوا۔ جس سے سخت رنج پہنچا اور وہ آنحضرتؐ کی اجازت سے اپنی والدہ کے گھر چلی گئیں۔ اس کے بعد پھر جب آنحضرت ﷺ آپؓ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت تک اس واقعہ افک کی ابتدا پر ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ آپ نے حضرت عائشہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا "مجھے تمہارے متعلق اس اس قسم کی باتیں پہنچی ہیں۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ خدا ضرور تمہاری بریت ظاہر کر دے گا۔ لیکن اگر تم سے لغزش ہوگئی ہے۔ تو تمہیں چاہئے۔ کہ خدا سے مغفرت مانگو۔ جب بندہ خدا کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے۔ تو وہ اس کی توبہ کو قبول کرتا اور اس پر رحم فرماتا ہے۔" حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے اس وعظ کے بعد میرا دل جو انتہائی کرب وقلق کی حالت میں تھا مطمئن ہوگیا اور میرے آنسو جو تھمتے نہ تھے رک گئے اور مجھے یقین ہوگیا کہ چونکہ میں بے گناہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور میری بریت ظاہر کردے گا۔

چنانچہ ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا۔ کہ حضرت عائشہؓ کی بریت میں وحی الٰہی نازل ہوئی اور اس طرح جلد ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس تکلیف سے نجات دے دی۔

ہر ایک انسان خیال کرسکتا ہے۔ کہ ایسے موقع پر جبکہ کسی انسان کی عزت معرض خطرہ میں ہو۔ اس کے احساسات کس قدر نازک ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے اوقات میں گہرے سے گہرے پیار و محبت کے جذبات بھی کافور ہو جاتے ہیں اور یہاں تو معاملہ کی نزاکت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے۔ کہ چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ جو ہر وقت نقصان پہنچانے کے درپے تھے علاوہ ازیں اس واقعہ سے آپ کے اس عظیم الشان مشن کو بھی نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔ جو آپ کی زندگی کا واحد مقصد تھا اور پھر اس کا اثر بھی کسی خاص مرد یا خاندان تک محدود نہ تھا۔ بلکہ اس کی وجہ سے ایک قوم کی قوم پر زلزلہ کا احتمال تھا۔ لیکن نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ خدا کا یہ جری حلم و بردباری کی ایک مضبوط چٹان بن کر نہایت صبر و برداشت کے ساتھ اس ابتلاء میں سے گزر جاتا ہے۔ گو طبعاً کسی قدر پریشان رہتا ہے۔ مگر اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس کے جذبات محبت اس واقعہ کے دوران میں بھی مکدر نہیں ہوتے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ جب تک کوئی بات پایۂ ثبوت کو نہ پہنچے۔ انسانی عصمت کا آئینہ ہر داغ سے مصفا سمجھا جانا چاہئے۔

آپؐ کے اخلاق کا بلند مقام

اللہ اللہ! آپؐ کے اخلاق کا مقام کس قدر اعلیٰ و ارفع ہے کہ آپ رنج و افسوس سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ مگر بجائے رنج اور غصہ کے اظہار کے ایسی نصیحت فرماتے ہیں جس سے آپ کی زوجہ کا دل جو اطمینان سے کوسوں دور اور صدمہ سے چور چور تھا۔ سکون اور طمانیت حاصل کر لیتا ہے اور وہ اس یقین سے معمور ہو جاتی ہے۔ کہ جب مظلوم کی اعانت کے لئے خدا موجود ہے۔ تو مجھے کس کا ڈر ہے۔

(الفضل قادیان 25/اکتوبر 1930ء)

سچ کی تکذیب

عارف نظامی لکھتے ہیں:۔

احمدیوں کی دو عبادت گاہوں پر ایک ساتھ حملے جن میں 95 افراد ہلاک ہوئے اور اس کے فوراً بعد جناح ہسپتال لاہور پر ایک زخمی حملہ آور کو رہا کرانے کے لئے حملہ شاید صوبائی حکومت کو اس کی گہری نیند سے جگانے کے لئے کافی نہیں۔ حالات کی سنگینی کے باوجود چشم پوشی اور خوش فہمی کا احساس یہاں غالب دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی قیادت یہ ماننے کو تیار نہیں کہ صوبہ دہشت گردی کا بڑا مرکز بن چکا ہے۔ جناح ہسپتال پر حملے کی رات ایک پریشان حال اور نمایاں طور پر مرتعش وزیر اعلیٰ پنجاب منظر پر آئے۔ اس وقت سے اب تک میاں شہباز شریف اپنے وزیر قانون رانا ثناء اللہ کے تلخ و ترش بیانات کے پیچھے پناہ گزیں ہیں۔ ان کو جو بھی یہ مشورہ دیتا ہے کہ صوبائی حکومت کو اپنی کارروائیوں میں نظم پیدا کرنا چاہئے اور جنوبی پنجاب میں پھیلی ہوئی طالبان کی کمین گاہوں کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے وہ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اسی لاپرواہی کا مظاہرہ اس اقلیت کی جانب کیا گیا جس کو ایک غیر آزمائش شدہ اور غیر واضح ووٹ بینک تصور کیا جاتا ہے اور اس کا اظہار اس حقیقت سے ہوا کہ میاں شہباز شریف نے ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں حملوں کی جگہوں کا دورہ نہ کرنے کا فیصلہ کیا اور نہ انہوں نے متاثرہ خاندانوں سے ملنے یا انہیں معاوضہ دینے کی زحمت گوارا کی۔

انتہائی بدنصیبی پر مبنی اس واقعے کا سب سے افسوسناک حصہ یہ ہے کہ اسے سیاست بازی اور نمبر بڑھانے کا ذریعہ بنا دیا گیا۔...... تبلیغی جماعت کا مرکز رائیونڈ میں لاہور کے قریب ہے۔ اگرچہ یہ ایک غیر عسکریت پسند تنظیم ہے لیکن گزشتہ سالوں میں اس کا اجتماع دنیا بھر کے عسکریت پسندوں کے ملنے کی جگہ بن گیا ہے۔ نواز شریف جیسے وی آئی پی بشمول اس وقت کے صدر فاروق لغاری تبلیغی جماعت کے سالانہ اجتماع میں باقاعدگی سے جاتے ہوں گے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ احمدی عبادت گاہوں پر حملہ کرنے والے دہشت گرد بھی وہیں ٹھہرے تھے۔

(روزنامہ جنگ 5 جون 2010ء)

دو واقفین زندگی بھائی اور ان کی بیویوں کا وقف کی راہ میں مثالی کردار

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام احمد فرخ صاحب اور محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب

مکرم میجر (ر) منیر احمد فرخ صاحب

میرے والد محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب (واقف زندگی) خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ یہ دولت ہمارے خاندان میں ہمارے دادا جان حضرت میاں غلام قادر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بدولت آئی۔ آپ موضع تھ غلام نبی کے رہنے والے تھے۔ یہ گاؤں قادیان سے چند میل کے فاصلے پر آباد تھا اور ان بارہ افغان (ککے زئی) دیہاتوں میں سے ایک تھا جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریروں میں کیا ہے۔

حضرت میاں حامد علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ہمارے ہی گاؤں سے تعلق رکھتے تھے جس سے اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ شاید حضور نے کبھی ہمارے گاؤں میں بھی قدم رنجا فرمایا ہوگا۔ میرے والد محترم اور ان کے سب سے بڑے بھائی حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب دونوں نے اپنی زندگیاں اللہ تعالیٰ کی راہ میں یوں وقف کیں کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

میرے والد صاحب مرحوم کو پاکستان میں بالخصوص سندھ اور پھر بیرون ملک جزائر فجی میں دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔ جبکہ تایا جان حضرت مولانا غلام حسین ایاز صاحب کو ان واقفین زندگی میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جو تحریک جدید کے تحت 1935ء کے سال میں اولین مجاہد بن کر بیرون ملک روانہ ہوئے۔ اس طرح آپ تحریک جدید کی مبارک تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ کے لئے امر ہو گئے۔ آپ تحریک جدید کی اس بنیادی اینٹ میں شامل ہیں جس پر وقف زندگی کی عظیم الشان عمارت تعمیر کی گئی۔ آپ ان معدودے چند واقفین زندگی میں بھی شامل ہیں جنہوں نے اپنی جان کا نذرانہ اپنے فرائض کی بجا آوری کے دوران دیار غیر میں پیش کیا۔ آپ کا یہ مقام بھی ہمارے لئے باعث افتخار ہے کہ 1935ء سے لے کر 1951ء تک مسلسل 16 سال آپ سنگاپور میں مقیم رہے اور وہاں ایک فدائی جماعت قائم کر کے اپنے اللہ کے حضور سرخرو ہوئے۔ دوسری مرتبہ جب 1956ء میں بیرون ملک تشریف لے گئے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آ گیا۔ اس وقت آپ بورنیو میں قیام فرما تھے۔ حضرت مصلح موعود کے فیصلہ کے مطابق آپ کو اس ملک کی مٹی کے سپرد کر کے احمدیت نے اپنا ایک عاجز بندہ عوام مشرق کی جھولی میں ڈال دیا۔ ؎

اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

میری والدہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ مرحومہ اور تائی جان محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ مرحومہ انتہائی سادہ و کم گو خاتون تھیں۔ عبادات میں شغف ان کا خاص وصف تھا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح ان کے ورد زبان رہتی۔ کفایت شعاری سے گھر کے اخراجات چلاتیں۔ مطالبات تحریک جدید سادگی سے زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہیں۔ گو نپا تلا وظیفہ مجبوراً انہیں اس راہ پر گامزن رکھتا۔ لیکن ثواب کی خاطر اور اپنے امام کے حکم کی پیروی میں اس عمل میں کوئی نہ کوئی راہ نکال لیتیں اور اپنے خاوندوں کو جو گھر سے دور تھے ان کو کبھی بھی اپنی ضروریات کے لئے نہ لکھتیں کہ مبادا وہ مطالبہ ان کے دینی کام کی ادائیگی میں کوئی کشمکش پیدا کر دے۔ ہر طلب کا گلا گھونٹ کر اللہ کی راہ کی لونڈیاں بن گئی تھیں۔ گھر کی خوشیاں مال و دولت نہیں خرید سکتے، یہی وجہ تھی کہ ہر خواہش کو دبا کر ضبط نفس کا عظیم مظاہرہ ہمیشہ سامنے آیا۔ قناعت کی دولت نے ہمارے گھروں کو یوں سجا دیا تھا کہ دنیوی دولت اور اس کے عیش و طرب نے ہمیں کبھی مرعوب نہ کیا۔

میں اپنی زندگی کے وہ دن اور وہ راتیں کیونکر بھول پاؤں گا۔ جو واقفین زندگی والدین کے سایہ تلے گزارے۔ پُرسکون زندگی کا لطف پھر کبھی نہ ملا۔ بہاریں اب بھی آتی ہیں لیکن وہ دن لوٹ کر نہیں آتے جہاں ہر دن کی گواہی اور ہر رات کی شہادت حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی عملی تفسیر تھی۔ ہر دکھ میں اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور ہر خوشی میں اس کی یاد کو کبھی نہ بھولنا وہیں سیکھا۔ نماز کی بروقت ادائیگی اور اللہ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرنا ان کی فطرت بن چکی تھی۔ ہر اس شخص سے رشتہ استوار کرنا جس کا حکم خدا نے دیا ہے اور ہر اس شخص سے تعلق توڑنا کہ جس تعلق سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ نہ کوئی لالچ نہ فکر معاش کہ یہ واقفین زندگی ہر خیر کے لئے اللہ کے فقیر تھے۔

میری والدہ مرحومہ ککے زئی خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد محترم ملک محمد شفیع صاحب مرحوم دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور سے تعلق رکھتے تھے اور خود تحقیق کر کے احمدیت قبول کی تھی۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہو کر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں چند سال بطور مختار عام خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں ان کے نام کا کتبہ اس کے جنوب مشرقی گیٹ لگا ہوا ہے۔ مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے۔ سادگی و عاجزی کا پیکر۔ زاہد و عابد اور تہجد گزار احمدی تھے ؎

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ابا جان محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب مرکز کے احکام کی صدق دل سے پیروی کرتے اور بیوی بچوں کو خدا کے سپرد کر کے گھر سے چلے جاتے۔ ہماری والدہ مرحومہ انتہائی عاجزی و انکساری سے ہر سلامتی اور ہر خیر و عافیت کے تحفے ان کی جھولی میں ڈال دیتیں اور پھر اسی عاجزی و انکساری کا سہارا لے کر خدا تعالیٰ کی حفاظت و نصرت کی امان میں آپ کو رخصت کرتیں کہ بہترین زاد راہ اگر تقویٰ ہے تو یہی عاجزانہ تحفے واقفین زندگی کا من و سلویٰ۔ ہمارے ابا جان کے جانے کے بعد ہماری والدہ مرحومہ کی عاجزانہ تضرعات ہمارے گھر کے خلا کو پُر کرتیں۔ صبر و شکر کی نعمت ہر آڑے وقت میں ان کے کام آتی اور خدا تعالیٰ نے کبھی بھی ان کو اپنے گھر سے خالی نہیں لوٹایا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا زمانہ بہت اچھی طرح دیکھا تھا اور خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت عقیدت تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وہ نوٹس جو آپ نے قادیان میں خواتین کے درس قرآن میں لکھوائے تھے۔ گو وہ قادیان سے ہجرت کے وقت وہیں رہ گئے تھے۔ مگر ہمیشہ اس درس قرآن کے مندرجات یاد رکھے اور جب بھی موقع ملتا ہمیں سناتی تھیں۔ درثمین اور کلام محمود کی اکثر نظمیں زبانی یاد تھیں اور خوش الحانی سے کبھی دھیمے اور کبھی اونچی آواز میں ورد زبان رکھتیں۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے سال بھر تیاری کرتیں اور میں نے ان کو ہمیشہ ہر جلسہ میں شامل ہوتے دیکھا۔ مہمانان حضرت مسیح موعود جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے ہمارے گھر میں ٹھہرتے ان کی خاطر مدارت کے لئے ہر تکلیف برداشت کرتیں اور اس میں کوئی کوتاہی ان کی طبیعت پر شاک گزرتی۔ خواہش رکھتیں کہ خود ہر مہمان کی ضرورت پوری کریں۔ ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ جلسہ سالانہ کی پہلے دن کی کارروائی جس میں افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح کی ہوتی اس میں وقت سے پہلے پہنچ جائیں۔ باقی دنوں کی کارروائی بھی انہماک سے سنتیں اور واپسی پر خوشی سے حضور کے خطاب اور دیگر علماء کی تقاریر کے اقتباسات سنتیں۔ جب کبھی ہمارے ابا جان کی تقریر جلسہ سالانہ کے پروگرام میں شامل ہوتی تو بہت خوشی کا اظہار کرتیں۔ ابا جان کو مبارکباد دیتیں اور سب کا منہ میٹھا کرواتیں۔

آپ کی نیک اور مجاہدانہ زندگی کو دیکھ کر یہ احقر کہہ سکتا ہے کہ احمدیت نے خدا کے فضل سے مردوں کے شانہ بشانہ خواتین میں بھی یقیناً واقفہ زندگی پیدا کی ہیں اور آپ ان میں سے ایک تھیں۔ ہمارے ابا جان جب دعوت الی اللہ کے لئے فجی روانہ ہوئے تو انتہائی عاجزانہ دعاؤں سے انہیں رخصت کیا۔ دیگر عزیز و اقارب جو اس جدائی کی وجہ سے غمگین تھے سب کو ہمت اور حوصلہ کی تلقین کرتی رہیں۔ ابا جان جب تک فجی میں مقیم رہے ان کی خیریت، فرائض کی کامیاب ادائیگی اور عافیت سے واپسی کے لئے ہر نماز میں رو رو کر دعائیں کرتیں اور ہمیں بھی تلقین کرتیں کہ دعاؤں میں کبھی کوتاہی نہ کرنا۔ حسب توفیق چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ابا جان کے ساتھ ہی وصیت کے نظام میں شامل ہو کر ہمیشہ اس کی شرائط کی پاسداری کی۔ وصیت کے چندہ کی ادائیگی کے لئے ہمیشہ یہ خیال رکھا کہ کوئی بقایا نہ رہ جائے اور دم واپسیں کسی اور کو بقایا ادا نہ کرنا پڑے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی آبرو رکھ لی کہ وفات کے بعد آپ کی بہشتی مقبرہ میں تدفین کے تمام مرحلے یوں طے ہو گئے کہ جیسے اللہ کے فرشتے پیشوائی کے لئے آپ کے منتظر ہوں۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے ہر نماز میں اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کرتا رہا۔

والدہ محترمہ کی وفات سے کچھ عرصہ قبل مجلس عاملہ حیدرآباد نے دفتر وصیت کے استفسار پر خاکسار کو طلب کیا اور والدہ محترمہ کے اثاثوں کی تفصیل پوچھی۔ احقر نے مؤدبانہ گزارش کی کہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا اور یہ کہ ان سے پوچھ کر جواب دوں گا۔ گھر پہنچ کر یہی سوال آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ سوال سن کر بہت خوش ہوئیں اور فرمایا وہ درد جو عرصہ سے اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا آج تمہارے سامنے مجبوراً کھول رہی ہوں۔ ؎

دل می رود ز دستم صاحب دلاں خدارا
حتیٰ کہ راز پنہاں خواھد شد آشکارا

جلدی سے اٹھ کر اپنی چارپائی سے حضرت اماں جان کی سوانح حیات اٹھا کر لے آئیں اور وہ صفحہ نکال کر کہ جہاں حضرت اماں جان کے وہ پُرشوکت الفاظ درج ہیں جو آپ نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر اپنی مبارک اولاد سے فرمائے تھے۔

بچو گھر خالی دیکھ کر یہ نہ سمجھنا کہ تمہارے ابا تمہارے لئے کچھ نہیں چھوڑ گئے۔ انہوں نے آسمان پر تمہارے لئے دعاؤں کا بڑا خزانہ چھوڑا ہے جو تمہیں وقت پر ملتا رہے گا۔

حضرت اماں جان کی سوانح حیات میرے حوالے کر کے یہی اقتباس پڑھنے کے لئے کہا۔ مزید فرمایا ذرا اونچی آواز میں پڑھنا۔ یہ احقر تعمیل ارشاد میں یہ اقتباس پڑھ رہا تھا اور جسم کا رواں رواں وجد کی

حالت میں کانپ رہا تھا۔ الفاظ کے جذب و فیضان تلے انسان پر بے خودی طاری ہو جاتی ہے اور فہم و ادراک اپنی سمت کھو بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا پر اتنا پختہ یقین کہ جیسے اس کی کفالت کی بارش برس کر رہے گی اور ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو چھوڑ دے۔

جب میں یہ اقتباس پڑھ چکا تو یہی الفاظ بار بار دہرانے لگیں جیسے یہ اقتباس از بریاد ہوں۔ آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے۔ نہ صرف آپ کا چہرہ آنسوؤں سے دھل گیا بلکہ یہ احقر اور میرے بہن بھائی بھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور ہم اس محفل میں اپنی والدہ کے اثاثوں کو تولنے لگے جو بظاہر تو کہیں نظر نہیں آرہے تھے…… درد میں ڈوبی ہوئی آواز جس میں طمانیت تھی اور بشاشت آپ کے آنسوؤں سے تر چہرے پر عجیب رونق بکھیر رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ:

بس یہی ہے ہر واقف زندگی خاندان کا سرمایہ، اپنے اللہ کے حضور پیش کرنے کے لئے! اسی کا واسطہ دے کر اس سے ہمیشہ مانگنا!

1961-62ء میں ابا جان کو بحیثیت مربی ضلع حیدرآباد جانے کا حکم ملا۔ لطیف آباد حیدرآباد میں گھر بھی میسر آ گیا اور یہ زندگی میں پہلا موقع تھا کہ اس احقر اور میرے بہنوں، بھائیوں کو شفقت پدری کا سایہ مل گیا! رشتوں کی پہچان کے خوابیدہ گوشے یوں جاگے کہ ماضی کا درد جدائی آنکھوں کے سیلاب میں کئی دن بہتا رہا…… گھر کی حالت بہت اچھی نہ تھی! مرزا غالب کی شوخیٔ تحریر کا شاہکار، ہمارا یہ گھر بھی اس ماہر تعمیر کا نقش فریادی تھا…… مگر گھر کی طرف دیکھنے کی فرصت کس کو تھی کہ خوشیوں کی انتہا ہمیں مل گئی تھی۔ ابا جان کی دم بدم رفاقت اور قربت وہ نعمت تھی کہ جس نے گھر کا خیال دل سے کلی محو کر دیا تھا…… آج سے پہلے ماں کی آغوش ہمیں ممتا کے ساتھ ساتھ شفقت پدری سے بھی نوازتی تھی۔ اب رحمت خداوندی جوش میں تھی کہ دونوں وجود ہمارے سروں پر سایہ تانے ہوئے تھے۔ اس کی رحمتوں کا شمار اور اس کا شکر کیونکر ادا ہو سکتا ہے؟ …… دن میں کئی کئی بار بالعموم اور پنجوقتہ نمازوں میں بالخصوص شکر کے آنسو مجنوں وار بہتے تھے اور یہ دعا لبوں پر جاری رہتی۔

''اے میرے رب دونوں پر رحم فرما جیسا انہوں نے مجھے پالا جبکہ میں بچہ تھا''۔

اس موقع پر ہمارے تایا ابو حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز اور ان کی اہلیہ تائی اماں محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ کے لئے بھی دم بدم دعائیں نکلنے لگیں کہ مسلسل 16 سال تک ان کا گھرانہ اللہ کے فضلوں کو سمیٹتا رہا۔ سالہا سال کی جدائی کے کربناک لمحے کیونکر کٹے! کیسے کٹے؟ …… انہی پاکیزہ ہستیوں کی خاک پا ہو کر وہ ہمارے لئے وقف کی عظیم الشان مثال چھوڑ گئے ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکان ملنے کی خوشی میں ہم سب عموماً اور والد محترم اور والدہ محترمہ خصوصاً کوئی موقع نہ گنواتے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کریں۔ دیوانوں نے ویرانوں کو اللہ کی مدد کے سہارے یوں آباد کر دیا تھا کہ اس کے فضلوں کی بارش سے نہ صرف جسم سیراب ہوئے بلکہ مکان کی مٹی سے بھی اب خوشبو اٹھتی تھی۔ ایک دفعہ میرے چھوٹے بہن بھائیوں میں سے کسی نے اپنی سمجھ کے مطابق ابا جان سے درخواست کی کہ مکان کی مرمت کے لئے جماعت والوں سے کہیں۔ سرتاپا وقف کے تقاضوں پر پورا اترنے والے میرے ابا جان نے انتہائی محبت سے ہم سب بہن بھائیوں کو اپنے پاس بٹھایا اور حکمت و دانائی سے واقفین زندگی کے گزر اوقات میں سادگی اور بود و باش میں عاجزی اور انکساری کو ہمارے سامنے پیش کیا۔

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول

انہوں نے کہا! ہر خواہش کو دبانا اور ہر مطالبے سے اجتناب برتنا بھی وقف کی زندگی کا نصب العین ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ تم سب میرا سہارا بنو اور …… قدم قدم پر زندگی کی تلخیوں کو قبول کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کرو۔ ہم سب انتہائی نادم ہوئے کہ کیوں آپ کے سامنے ایسی بات کہی جو آپ کے لئے رنج کا باعث بنی۔ چنانچہ اس کے بعد ہم کنایۃً بھی کبھی ایسی کوئی بات زبان پر نہ لائے جس سے آپ کی دلآزاری ہو۔ ہماری والدہ محترمہ نے بھی اس معاملہ میں ہمارے والد محترم کا پورا پورا ساتھ دیا اور ہماری سرزنش کی کبھی بھی اپنی اوقات سے بڑھ کر بات نہ کرنا۔ ایسے سادہ طبع والدین کہاں ملتے ہیں جو اپنی عاجزی پر سب کچھ قربان کر کے اللہ کے در کے فقیر بن گئے۔ پر غیر کے آگے جھولی پھیلا کر شرک خفی کا باعث کبھی نہ بنے۔ چنانچہ ابا جان تقریباً 10 سال یہاں مقیم رہے اور جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا ہر فرد گواہ ہے کہ ہمارے واقف زندگی والد اور والدہ نے کبھی بھی جماعت سے کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ از خود جماعت نے مکان کی مرمت کی ہو تو اور بات ہے۔ خود کبھی کسی مرمت کے لئے کبھی نہ کہا۔

دونوں کی وفات کے سال میں بھی 17 سال کا فرق ہے۔ والد محترم کی تاریخ وفات 17/ اپریل 1981ء رات 10,9 بجے بمقام گدو ضلع سکھر واپڈا پاور سٹیشن ہے اور والدہ محترمہ نے 17 سال بعد 17/ اپریل 1998ء کو رات 10,9 بجے بمقام حیدرآباد سندھ وفات پائی۔

آپ کے دل میں ہمیشہ یہ خواہش تڑپتی رہی کہ زندگی کی ہر سانس خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف ہو اور میری زندگی وقف کا کام کرتے تمام ہو۔ جماعت احمدیہ کے وہ معززین جن سے آپ کا واسطہ رہا، گواہی دیں گے کہ آپ نے اپنے عہد کو سچ کر دکھایا۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر جاتے ہوئے آپ اوکاڑہ چھاؤنی تشریف لائے جہاں ان دنوں احقر کی تعیناتی تھی۔ یہ واقعہ آپ کی وفات سے تقریباً ایک سال پہلے کا ہے۔ احقر نے آپ کی صحت کے مدنظر آپ کی خدمت میں انتہائی ادب اور عاجزی سے عرض کی کہ آپ کی صحت اب آپ کو مشقت کی زندگی کی اجازت نہیں دیتی اس لئے آپ ہمارے پاس رہیں کہ ہم آپ کی خدمت کر سکیں۔ سب بہن بھائیوں اور بچوں نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کل آپ کو اس بات کا جواب دوں گا۔ ہم سب اس جواب سے بہت مطمئن ہوئے کہ شاید آپ نے ہماری بات مان لی ہے۔ مگر ہماری یہ خوشی بہت عارضی ثابت ہوئی جب آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھا کر ہمیں فرمایا۔ میں ایک انتہائی عاجز انسان ہوں۔ آپ کی بات نے جو آپ نے کل کہی تھی میرے قلب و ذہن کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ خدا کے لئے دوبارہ مجھے اس بات کے لئے کبھی نہ کہنا کہ میں نے اپنے اللہ سے حلفاً یہ عہد کیا ہوا ہے کہ وقف کی زندگی کا ہر سانس بحیثیت واقف زندگی بسر کروں گا یہاں تک کہ اے اللہ آپ مجھے اس دنیا سے واپس بلا لیں۔ ڈرتا ہوں تجدید عہد میں لغزش نہ کھا جاؤں اس لئے دوبارہ آپ سے کہتا ہوں کہ آج کے بعد مجھے اس طرح کبھی نہ کہنا۔ یہ کہہ کر آپ کھڑے ہو گئے اور کہا ہمیشہ دعا کرتے رہنا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور کئے ہوئے اپنے عہد پر پورا اتروں۔ اس کے بعد ہم نے کبھی جرأت نہ کی کہ ایسی بات زبان پر لائیں۔ آخری مرتبہ، وفات سے قریباً 3 دن پہلے آپ ہمیں ملنے کے لئے تشریف لائے تو آپ کے پاؤں پر سوجن آپ کی مخدوش صحت کی اطلاع دے رہی تھی۔

17 سال بعد اسی وقت اور اسی تاریخ کو ہماری والدہ محترمہ بھی اللہ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ آپ کی وفات پر احباب جماعت نے ہمیں بہت سہارا دیا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ہمارے اس احساس کو اور پختہ کر دیا کہ ساری جماعت بشمول لجنہ اماء اللہ تکلیف و غم کی گھڑی میں ایک جسم کی مانند ہیں۔

1986ء میں والدہ محترمہ انتہائی علالت کے باعث فاطمہ میموریل ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں۔ معالجوں نے جن سے ہمارا واسطہ پڑا بشمول CMH لاہور نے متفقہ طور پر آپ کی زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں نے اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کی نوید حاصل کی اور آپ صحت مند ہو گئیں۔ اس علاج کے سلسلہ میں محترم و مکرم بھائی جان ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی اور آپ کی اہلیہ ہماری بہن مکرمہ خیر النساء صاحبہ نے ہماری بہت مدد کی۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھی ایسے ہی رحم کا سلوک کرے اور مرحوم بھائی جان کے لئے بیت النعیم آپ کا مسکن ٹھہرے (آمین) محترم بھائی جان کے ذریعہ ہی ہم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ریٹائرڈ سرجن میو ہسپتال لاہور کے زیر علاج ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے معجزہ دکھایا ایک کٹھن آزمائش کے بعد مردہ جسم میں جان واپس لوٹا دی اور آپ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے بارہ سال مزید زندہ رہیں۔

1972ء میں ہمارے ابا جان بطور مربی فجی بھجوائے گئے۔ یہ جزائر اس لئے بھی مشہور ہیں کہ ڈیٹ لائن یہاں سے گزرتی ہے۔ گزرے ہوئے کل کا اختتام اور آج کی ابتداء کی سرزمین، زمین کا کنارہ بھی یہی ہے…… میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ غلامان حضرت مسیح موعود نے یہ کارنامہ بھی سچ کر دکھایا کہ احمدیت زمین کے کناروں تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ۔ ابا جان کے یہیں قیام کے دوران آپ پر فالج کا حملہ ہوا تو ہمارے پیارے امام نے آپ کی صحت کے پیش نظر آپ کو واپسی کا ارشاد فرمایا۔ پروگرام کے مطابق ہم کراچی ایئرپورٹ پر آپ کو لینے کے لئے موجود تھے۔ فالج کی علالت کے پیش نظر ایمبولینس کا انتظام بھی کر لیا گیا تھا۔ مگر جہاز کی آمد پر آپ ان مسافروں میں شامل نہیں تھے جو اس جہاز سے اترے۔ اس زمانے میں مواصلات کے ذرائع آج کے مقابلہ میں کم ترقی یافتہ تھے۔ اس لئے ایئرپورٹ حکام سے رابطہ کرنے پر انہوں نے بتایا کہ یہ جہاز کراچی سے پہلے سنگاپور ٹھہرا تھا اور وہاں سے معلومات کل صبح سے پہلے نہیں مل سکتیں۔ ابا جان پر فالج کے حملے کی خبر سب کے لئے پریشان کُن تھی۔ اب آپ کا مجوزہ فلائٹ سے نہ آنا مزید تشویش کا باعث بنا۔ خصوصاً والدہ محترمہ اس غم کو اندر ہی اندر دبائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف تھیں۔ آپ کی تڑپ دیکھ کر ہم بہن بھائی بھی آپ کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہو گئے۔ رات مناجات اور قیام و سجود میں کٹ گئی تو صبحدم آپ بیرونی دروازے کی چوکھٹ پکڑ کر بیٹھ گئیں، جیسے یقیں ہو کہ کوئی آنے والا ہے اور دروازہ کھولنے میں دیر نہ ہو جائے۔ غیب کے مالک ہمارے خدا نے شاید ہماری مناجات اور آہ و زاری کو سن لیا تھا اور کسی کو نہیں لیکن ہماری واقفہ زندگی والدہ محترمہ کے دل میں یہ بات ڈال دی تھی کہ ابا جان خیریت سے ہیں اور ابھی گھر پہنچنے والے ہیں۔ ……

باہر دروازے پر دستک ہوئی تو یہ ہماری والدہ محترمہ ہی تھیں جنہوں نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اس یقین کے ساتھ کہ آنے والے کوئی اور نہیں بلکہ ہمارے والد محترم ہی ہیں۔ ہم سب گھر کے افراد اس گمان سے بے خبر تھے جس سے ہماری والدہ محترمہ لطف اندوز ہو رہی تھیں۔ ہمارے ابا جان کا یوں اچانک آنا انتہائی حیرت کا موجب تھا۔ …… خوشی سے والہانہ جذبات آپے سے باہر ہو گئے۔ جیسے کسی کھو جانے والے معصوم بچے کو اچانک بھیڑ میں اس کا باپ نظر آ جائے…… آپ کے پاؤں میں فالج کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ تھی اور زبان الفاظ کی ادائیگی میں لکنت کا شکار تھی۔ آپ کو یوں اپنے سامنے پا کر ہر ایک منہ سے بیک وقت یہی الفاظ نکلے، آپ کب آئے؟ …… عاجزی اور انکساری کے پیکر ہمارے واقفین زندگی دنیا کی ہر خوشی اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی سچی پیروی میں ڈھونڈتے ہیں۔ آپ کی حالت بتا رہی تھی کہ اگر آپ کو 100 مرتبہ بھی ایسے حالات پیش آ جائیں جہاں مال و جان اور اولاد کی قربانی دینی پڑے تو بھی آپ سمجھیں گے کہ حق ادا نہیں ہوا…… آپ کی آنکھوں میں آنسو چھلک رہے تھے۔

خوشی کے آنسو، ڈبڈباتی آنکھوں سے آپ نے ہمیں دیکھا اور فرمایا۔ میں کراچی رات ہی کو آگیا تھا۔ میں نے رات احمدیہ ہال کراچی میں کاٹی۔ اب صبح ہونے پر گھر پہنچ گیا ہوں۔

آپ کے ہاتھ میں ایک پرانا اور چھوٹا سا بیگ تھا جو ہم نے دیکھ کر پہچان لیا کہ یہیں پاکستان سے لے کر گئے تھے۔ ہم سمجھے کہ بقیہ سامان کے لدے پھندے ڈبے باہر ٹیکسی میں ہوں گے۔ ان کو اٹھانے کی نیت سے ہم میں سے کچھ لوگ باہر کی طرف لپکے۔ مگر آپ نے فرمایا میرا سامان یہی ہے جو میرے ہاتھ میں ہے۔ مجوزہ فلائٹ سے نہ آنے کے متعلق کہا کہ جب جہاز سنگاپور پہنچا تو دل مچل گیا کہ سنگاپور ہی وہ جگہ ہے جہاں میرے سگے بھائی حضرت مولانا غلام حسین ایاز نے اپنی مجاہدانہ زندگی کا آغاز کیا تھا۔ 1935ء کو یہاں پہنچے اور مسلسل 16 سال تک اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے رہے اللہ نے آپ کے کام میں انتہائی برکت ڈالی اور آپ ایک فدائی جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اپنے مرحوم مجاہد بھائی کی جماعت کو ہدیہ تبریک پیش کرنے کے لئے میں چند گھنٹوں کے لئے سنگاپور میں رک گیا تھا اور شام کی فلائٹ سے دوبارہ سفر جاری کیا جو رات کے تقریباً 9 بجے کراچی میں اختتام کو پہنچا۔

سنگاپور میں آپ کے بھائی حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز تو نہیں تھے مگر آپ کے ذریعہ وجود میں آنے والی سعید فطرت جماعت ضرور موجود تھی جو امام الزمان حضرت مسیح موعود پر ایمان لاکر، حصہ بن چکی تھی اس جسم کا جس کی بوند بوند سے احمدیت کی خوشبو آتی تھی اور ہر چہرہ حضرت ایاز کی خوش کن مساعی (جس کا حضرت مصلح موعود کئی بار اپنے خطبات میں ذکر فرما چکے تھے) کا گواہ تھا۔

چنانچہ اباجان بھی ان ہی چہروں سے حضرت ایاز صاحب کی خوشبو سمیٹ کر لوٹے تو نومبر 1950ء کی وہ یاد بھی لوٹ آئی جب حضرت مصلح موعود کا ایاز لوٹ کر آیا، حضرت غلام حسین ایاز 16 سال تک انتہائی کامیاب دعوت الی اللہ کے بعد ربوہ کی سرزمین پر اس عاجزی، انکساری اور فروتنی کے ساتھ اترے کہ کسی کو پتہ ہی نہ چلا کہ سنگاپوری لباس میں ملبوس یہ شخص ہمارا بھائی ہی تو ہے۔ تا آنکہ آپ بیت مبارک کا پتہ پوچھتے بیت میں داخل ہوئے۔ جمعہ کا بابرکت دن تھا۔ ریل گاڑی بروقت 12 بجے ربوہ پہنچ گئی تھی اس لئے بیت میں اگلی صفوں میں جگہ مل گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے امامت کے بعد جب اپنا رخ عبادت گزاروں کی طرف پھیرا تو آپ آگے بڑھے۔ حضرت مصلح موعود کے مبارک چہرہ پر نظر پڑی تو فرط عقیدت نے تھکے ماندے مسافر کو تازگی بخش دی۔ ایاز تو حضرت محمود کے غلام تھے جو اپنے آقا کی دعاؤں سے 1935ء میں قادیان سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئے تھے اور آج لمبے عرصہ بعد اپنے آقا کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کررہے تھے۔

حضرت مصلح موعود نے آپ کو شرف معانقہ بخشا اور دعاؤں سے نوازا۔ پرسش پر کہ آپ نے اپنی آمد کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ (کہ ان دنوں حضور خود تشریف لاکر داعیان الی اللہ کی واپسی پر ان کا استقبال فرماتے تھے) ایاز صاحب نے اپنے وجود کو مٹاتے ہوئے عرض کی! حضور میں تو آپ پر قربان ہونے کے لئے پیدا ہوا ہوں۔ کیونکر برداشت کرتا کہ آپ کے قدم میرے لئے باہر آویں۔

محمود و ایاز کے واقعات تاریخ کا ذریں باب ہیں۔ محمود ایک شہنشاہ تھا اور ایاز اس کا غلام۔ ہمارے ایاز صاحب بھی غلام تھے اللہ کی راہ میں اپنے امام سیدنا محمود مصلح موعود کے جو شہنشاہوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اک نشان تھے۔ اپنے آقا کے حضور ارادت وعقیدت کے مراحل طے کر کے منتظر تھے اشارے کے کہ حضور اجازت مرحمت فرمائیں۔ ادھر عبادت کے لئے آئے ہوئے لوگ بھی اس خبر کو سن کر مشتاق دید تھے کہ سنگاپوری ٹوپی پہنے، ادھیڑ عمر تو وہی قادیان کی بستی کا غلام حسین ایاز ہے جو برسوں پہلے وطن سے نکل کھڑا ہوا تھا کہ ہر وطن میں اللہ کا نام بلند کرے۔ بہت سے لوگ ہمراہ ہوئے کہ آپ کو آپ کے گھر کا پتہ بتائیں۔

گھر کے قریب آکر بھی گھر سے اتنا دور، اپنے آقا کی دعائیں سمیٹ کر قدم گھر کی طرف اٹھے جہاں ایک بیوی تھی، بیتے دنوں کی یاد کو دل میں بسائے اس تصویر کو دیکھ رہی تھی جو کیمرے کی آنکھ سے نہیں پر دل کی آنکھ سے اتار لی گئی تھی اور وہ جواں سال بیٹی جو زندگی میں پہلی مرتبہ ایک شفقت بھرا ہاتھ اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی، شفقت پدری کا ہاتھ ...... کتنی محبت ہوگی اس ہاتھ میں! ...... اور جذبات اگر تولے جاسکتے تو وہ کونسا بازار ہے جہاں یہ ترازو ملتے ہیں۔ رہ یار میں وفا کا عہد نبھانے والے واقفین کے لئے وقف کی قربان گاہ میں کیسے کیسے رقت آمیز واقعات جنم لیتے ہیں کہ دفعتاً دعا کے لئے ہاتھوں کا اٹھ جانا ایک اضطراری عمل ہے جیسے رزمیہ داستانوں میں افواج پاکستان کے کردار کو خراج عقیدت پیش کرنے والے آنسوؤں میں نہا جاتے ہیں، وقف کی جولان گاہ میں ہمارے لال و گہر بھی ایسی لازوال داستانیں رقم کر آئے کہ ان کو یاد کر کے ہر آنکھ محبت، عقیدت اور رشک سے آنسو بہاتی ہے اور دل ان کی عاجزانہ راہوں میں بچھ جاتے ہیں۔ ع

رہ یار ہم نے قدم قدم تجھے لازوال بنا دیا

آپ کے آنے سے پہلے ہی یہ خبر ہوا کے دوش پر گھر پہنچ چکی تھی کہ اک مسافر اپنی جھولی میں اللہ کی رضا کے خزانے بھر کر گھر کی دہلیز پار کرنے کو ہے۔ جب ایاز صاحب نے اپنی اہلیہ اور بیٹی کو دیکھا ہوگا، تھرتھراتے ہونٹوں سے تہنیتی لفظ منہ سے نکالے ہوں گے کاش میرے پاس کوئی طریقہ ہوتا جو میں ان لمحوں کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیتا اور فرصت کے لمحوں میں اسے بار بار دیکھتا کہ درد جدائی کیا ہے؟ اور بچھڑے ہوئے کیسے ملتے ہیں! قلم کی مجال کہاں اور کسی لفظ میں کمال کہاں جو ان لمحوں کو بیان کر سکے۔

واقفہ زندگی بیبیوں کے ذکر میں اپنی والدہ مرحومہ کے کچھ واقعات بیان پہلے عرض کر چکا ہوں۔ اب اپنی تائی اماں محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ مرحومہ اہلیہ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز مرحوم کا بیان بھی ازدیاد ایمان کا باعث ہوگا۔ آپ محترم ملک محمد عبداللہ صاحب (برادر اکبر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب جٹ سابق ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان) کی صاحبزادی تھیں۔ 1933ء میں آپ کی شادی حضرت ایاز صاحب سے ہوئی۔ 1935ء میں آپ کی دختر محترمہ خیرالنساء کی ولادت ہوئی اور چند ماہ بعد ہی محترم ایاز صاحب بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سنگاپور تشریف لے گئے۔ ماں اور بیٹی کا مختصر خاندان پیچھے رہ گیا۔

محترمہ تائی اماں امۃ الرفیق بیگم صاحبہ کی زندگی بھی دعاؤں سے آراستہ تھی۔ ہر لمحہ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس کے فضلوں کے لئے دروازہ کھلا رکھنا ان کا وصف تھا۔ مہمان نوازی اور اکرام ضیف کی صفات آپ کے ہاں آنے والے ہر مہمان کی زبان پر جاری رہتیں۔ ہر رشتہ دار کی خیریت معلوم کرنا اور ہر حال میں ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا کبھی نہ بھولتیں۔ گھر میں سب سے بڑے بھائی کی اہلیہ ہونے کی وجہ سے آپ کا رتبہ بھی گھر بھر میں بہت عزت کا تھا۔ صائب الرائے ہونے کی وجہ سے آپ کا مشورہ سب کے لئے ہی بہت بابرکت ثابت ہوتا۔ اپنے گھر کی دیکھ بھال بہت سلیقے سے کرتیں۔ عبادات کی ادائیگی سے آپ کو خاص رغبت تھی۔ اس لئے نمازوں کی ادائیگی کا بروقت اہتمام کرتیں۔ چھوٹوں، بڑوں سب کے لئے آپ کی شخصیت ہمیشہ ہی واجب الاحترام رہی اور سب ہی آپ کی ذات سے بہت محبت کرتے اور آپ کی رفاقت کو اپنے لئے اعزاز سمجھتے۔ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن ہونے کی وجہ سے والدین کی بہت لاڈلی تھیں۔ بہت باہمت خاتون تھیں کہ جنہوں نے جوانی کے عالم میں خاوند کی دیار غیر روانگی کو اللہ کی رضا سمجھ کر سینے سے لگایا۔ زندگی کے دوسرے حصہ میں بیوگی کی زندگی میں دکھوں اور مجبوریوں کو کبھی ظاہر نہ ہونے دیا۔ ان دنوں آپ کا تحریک جدید کا رہائشی کوارٹر ہم سب کے لئے مہمان خانہ تھا، خصوصاً جلسہ سالانہ کے دنوں میں سارا خاندان آپ کے ہاں فروکش ہوتا۔ درویشی تھی جو واقفین زندگی کا خاصہ ہے۔ مگر دل میں مہمان نوازی کا جذبہ موجیں مارتا تھا۔ سب مہمان یہاں جلسہ کی برکتیں اور آپ کی مہمان نوازی سے جھولیاں بھرتے ہوئے لوٹتے۔

اللہ تعالیٰ نے جب جماعت کو مالی لحاظ سے مضبوط کیا تو 1956ء میں جب تایا جان حضرت مولانا غلام حسین ایاز دوسری مرتبہ سنگاپور تشریف لے گئے تو آپ کو مع بچوں کے آپ کے ساتھ جانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی یہ احقر بھی ان خوش نصیبوں میں شامل تھا جو آپ کو الوداع کہنے کے لئے کراچی بندرگاہ پر موجود تھے۔ آپ نے بچوں میں یہ جذبہ خوب پیدا کیا کہ وہ اپنے بہن بھائیوں سے پاکستان میں خط و کتابت سے رشتوں کو زندہ رکھیں۔ دیار غیر میں اپنے خاوند کی بھرپور مدد کی کہ وہ اپنے دعوت الی اللہ کے کاموں میں کامیابی سے عہدہ برآ ہوں۔ مگر یہ خوشیاں اور خاندانی رفاقت جلد ہی ختم ہوگئی جب حضرت ایاز صاحب وقت تہجد داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اب آپ ایک شہید کی بیوہ تھیں۔ اپنے خاوند کی مٹی اسی سرزمین کی مٹی میں ملا کر آپ ایک بیج بو آئیں۔ احمدیت کی فصل کے اگنے کے لئے۔

زندگی نے جب تک وفا کی آپ نے اپنے خاوند کا گھر آباد رکھا کہ انہی کے نام کی تختی اس گھر کی زینت تھی۔ وقت رخصت پارسا لوگوں کے ساتھ ان کی بستی بہشتی مقبرہ میں جابسیں۔

ہمارے تایا ابو کی یادگار دو بیٹیاں، محترمہ خیرالنساء صاحبہ اہلیہ محترم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی (مرحوم) اور محترمہ امۃ النصیر صاحبہ لاہور اور ایک بیٹا محترم نسیم حسین ایاز جرمنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ میرے ابو، امی کی یادگار دو بیٹے، خاکسار منیر احمد فرخ اور عزیزم پروفیسر مبشر احمد فرخ اور دو بیٹیاں عزیزہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالسبوح خان صاحب اور عزیزہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مخدوم مجیب احمد طاہر صاحب ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

تائی اماں محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ کی سیرت کے متعلق مزید معلومات کے لئے آپ کے چھوٹے بھائی محترم محمد یحییٰ خان صاحب سے عرض کی کہ آپ سے زیادہ محترمہ تائی اماں کی زندگی کے حالات سے کون واقف ہوگا۔ اس لئے ہمیں ان واقعات سے آگاہ کیجئے جو ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔ محترم یحییٰ خان صاحب نے ازراہ شفقت وعدہ کیا کہ وہ ضرور ہمیں ان کے اوصاف حمیدہ سے آگاہ کریں گے۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ ہم سے کیا گیا وعدہ پورا کرتے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر لبیک کہتے ہوئے 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں شہید ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتے ہوئے انہیں اپنے مقربین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

نیک اولاد بھی ایک ذریعہ ہے اپنے اسلاف کے نام کو زندہ رکھنے کا۔ نیکیاں، خوشبو کی مثل ضروری پھیلتی ہیں۔ اے ہمارے خدا! ہمارے اسلاف کی اولادیں تیرے فضل کی محتاج ہیں کہ تیری بخشش انہیں عطا ہو۔ پاکیزگی کی دولت انہیں مل جائے کہ تیری رضا ایسے ہی عملوں کو پسند کرتی ہے۔ ہم ایسے ہو جائیں کہ تو ہم سے راضی ہو جائے (آمین) اللہ تعالیٰ ہمارے سب بزرگوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرمہ طاہرہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امجد علی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہماری بیٹی مکرمہ ثمرہ امتیاز رؤف صاحبہ اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب کو شادی کے ساڑھے چھ سال کے بعد 2۔اپریل 2010ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام عادل رؤف تجویز ہوا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم صوبیدار (ر) چوہدری عبدالجبار صاحب کینیڈا کا پوتا اور مکرم چوہدری فرزند علی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک' صالح' خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال و شکریہ احباب

مکرم ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب صدر جماعت دھرکنہ ضلع چکوال تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم طاہر احمد ارشد صاحب کے خسر مکرم قریشی ظفر حسین صاحب آف محبّ پور ضلع خوشاب 21 جون 2010ء کو بعمر 75 سال دھرکنہ ضلع چکوال میں حرکت قلب بند ہو جانے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ دو سال قبل مرحوم کی ٹانگ بائیں کولہے سے ٹوٹ گئی تھی۔ کافی علاج کرایا گیا مگر ٹوٹی ہوئی ٹانگ نہ جڑ سکی دو سال کی تکلیف کی وجہ سے آہستہ آہستہ کمزور ہوتے چلے گئے بالآخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور انتقال کر گئے۔ مرحوم کی خواہش کے مطابق میت دھرکنہ سے خوشاب لائی گئی جہاں تدفین ہوئی۔ اس موقع پر خوشاب کے احباب نے ایک فعال اور ہمدرد جماعت ہونے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ خاکسار کے پاس ان سب افراد کا شکریہ ادا کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

مکرم حافظ راجہ ظہور احمد صاحب مربی ضلع خوشاب نے بعد نماز عشاء مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ گاؤں محبّ پور میں اکیلے احمدی تھے۔ قریشی ہاشمی گھرانہ سے تعلق تھا آپ کے والد مکرم قریشی محمد حسین صاحب ایک پرائمری سکول ٹیچر تھے۔ جنہیں 1939ء میں حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھنے پر قبولیت احمدیت کی توفیق حضرت مصلح موعود کے دور خلافت میں مع اہل و عیال ملی۔ مرحوم قریشی ظفر حسین صاحب نے 1957ء میں میٹرک کا امتحان بھاگٹاں والی ضلع سرگودھا میں پاس کیا۔ جبکہ اس وقت ان کے والد وہاں ہی مدرس تھے۔ قریشی صاحب مرحوم چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ (ڈنگہ ضلع گجرات) ولد مولوی گل حسن صاحب چیمہ ڈنگوی (رفیق حضرت مسیح موعود) کے داماد تھے۔ 1968ء میں آپ کی شادی ہوئی۔ قریشی صاحب 1957ء میں میٹرک کرنے کے بعد بسلسلہ ملازمت فیصل آباد ایک طویل عرصہ قیام پذیر رہے۔ کریسنٹ شوگر ملز فیصل آباد سے بطور الیکٹریکل سپروائزر 1995ء میں اولڈ ایج بینفٹس کے طور پر ریٹائرڈ ہوئے ایک مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ مخالفتوں اور ابتلا میں صبر و ثبات کا نمونہ دکھایا۔ خلافت احمدیہ کا دامن نہیں چھوڑا۔ محبّ پور میں اکیلے احمدی ہو کر اپنے مخالف عزیز و اقارب کے سامنے ڈٹے رہے۔ اپنا گاؤں نہ چھوڑا۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی میں سستی نہ کرتے۔ سردی گرمی بیماری تکلیف ہر چیز کی پرواہ کئے بغیر گھر سے 20/21 کلومیٹر دوری پر خوشاب نماز جمعہ ادا کرتے۔ واپسی پر مربیان کرام سے ہفتہ بھر کے جماعتی اخبارات لے جاتے او رمطالعہ کرتے رہتے۔ بڑے سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ خود دار ایسے کہ ہماری کوششوں کے باوجود ہمارے ہاں اپنی بیٹی اور داماد کے پاس رہنا اچھا نہ سمجھتے تھے۔ حالانکہ لواحقین میں قریشی صاحب کی ایک ہی بیٹی ہے۔ ہم ان کی خدمت کرنا چاہتے تھے کئی مرتبہ دھرکنہ لے کر آئے مگر چند روز بمشکل رہے اور واپس چلے گئے۔ زندگی کے آخری چند ماہ میں ان کی اپنی اکلوتی بیٹی اور میرے بیٹے مکرم مبشر احمد شاہد صاحب قائد دھرکنہ کو نہایت تکلیف کے ایام میں خدمت کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت و رحمت کا سلوک فرمائے۔ بیٹی داماد اور دیگر لواحقین عزیز و اقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عبدالحمید خلیق صاحب محرر و خازن مجلس نابینا ربوہ آنکھوں میں شدید انفیکشن کی وجہ سے 25/20 روز سے صاحب فراش ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

26 جولائی 2010ء

1-35 am	بستان وقف نو
2-35 am	شہد کی مکھی
3-10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 3 2 جولائی 2010ء
4-15 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
5-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-40 am	تلاوت
5-50 am	یسرنا القرآن
6-15 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-50 am	لقاء مع العرب
8-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2010ء
9-35 am	سوال و جواب
10-20 am	کچھ یادیں کچھ باتیں
11-00 am	تلاوت، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-00 pm	گلشن وقف نو
1-05 pm	سیرت النبی ﷺ
1-40 pm	فرنچ کلاس
2-00 pm	فرنچ ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5-00 pm	تلاوت، بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 pm	بنگلہ پروگرام
7-05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 17 جولائی 2009ء
8-15 pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9-00 pm	خبرنامہ
9-20 pm	گلشن وقف نو
10-35 pm	فرنچ کلاس
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

27 جولائی 2010ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-05 am	گلشن وقف نو
3-10 am	تقاریر جلسہ سالانہ
3-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2010ء
5-00 am	عالمی خبریں اور خبرنامہ
5-30 am	تلاوت، درس حدیث، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	فرنچ کلاس
8-00 am	عالمی خبریں اور خبرنامہ
8-40 am	فرنچ ملاقات
9-50 am	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
11-00 am	تلاوت، درس ملفوظات، ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
12-10 pm	چلڈرن کلاس
1-15 pm	سوال و جواب
2-15 pm	ایڈز کے بارہ میں پروگرام
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سندھی سروس
5-10 pm	تلاوت، ان سائٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
5-55 pm	یسرنا القرآن
6-10 pm	بنگلہ پروگرام
7-10 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2006ء
8-00 pm	چلڈرن کلاس
9-05 pm	خبرنامہ
9-20 pm	سوال و جواب
10-15 pm	یسرنا القرآن
10-30 pm	تاریخی حقائق
11-00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm	عربی سروس

درخواست دعا

مکرم عبدالرشید تبسم صاحب سابق کارکن وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ٹانگ ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہلے کی نسبت حالت بہت بہتر ہے۔ اور واکر کے سہارے چلنا پھرنا شروع کر دیا ہے۔ مکمل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا گلفام بیگ صاحب ساؤتھ ہال لندن کے ٹخنے کی سرجری لندن میں ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرمہ ادیبہ نذیر صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب مانچسٹر شدید بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مستحق طلباء کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا۔

''اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔''

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

''اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، انشاءاللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔''

(بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

''طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔''

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے اس مبارک مشن کو پورا کرنے کیلئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ''امداد طلبہ'' کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6485 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 338 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کی جا چکی ہیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں کرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

فون نمبر +92 47 6212473

موبائل +92 3327079462,+92333 6707153

E:mail:ntaleem@gmail.com

www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

رابطہ کریں

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب نمائندہ الفضل آجکل بیرون ربوہ دورہ پر ہیں۔ ان سے رابطہ نہیں ہو رہا وہ فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بندش بجلی

مورخہ 23 اور 28 جولائی 2010ء کو چناب نگر فیڈر صبح 6:30 بجے سے 11:30 بجے تک بوجہ تبدیلی HT-LT لائن تحصیل چوک چنیوٹ بند رہے گا جس کی وجہ سے بجلی کی رو معطل رہے گی اور درج ذیل محلّہ جات متاثر ہوں گے۔ دل خوشاب' چنیوٹ' دارالیمن' باب الابواب' دارالبرکات' فیکٹری ایریا' ناصر آباد' نصیر آباد۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 2)

نوازی سے یہ مواقع میسر آئے اور اسی کی تائید اور نصرت سے ان کے فرائض کی ادائیگی کی توفیق ملی۔ عالمی عدالت کی رکنیت سے علیحدہ ہونے پر جس قدر پنشن کا میں حقدار ہو چکا تھا وہ میری ضروریات سے بہت بڑھ کر تھی۔ سو بفضل اللہ اس پہلو سے مجھے کوئی پریشانی نہیں تھی۔ لیکن میری تمام عمر دنیا کے دھندوں میں گزری تھی اور میں اپنے تئیں دین کی کسی پہلو سے خدمت کے قابل نہیں پاتا تھا۔ چونکہ خوب واضح تھا میں نے یہ اقدام تو فوراً کیا کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو لکھ دیا کہ وہ میرا نام عالمی عدالت کی رکنیت کی امیدواری سے واپس لے لیں اور یہ تہیہ کر لیا کہ جس پہلو سے مجھے خدمت دین کا موقع میسر آئے میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم اور اس کی تائید اور نصرت پر انحصار کرتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گا''۔

(''تحدیث نعمت'' حاشیہ صفحہ 745 طبع دوم)

جنریٹر برائے فروخت

ڈیزل 24 کے وی کا استعمال شدہ جنریٹر چالو حالت میں برائے فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات دفتری اوقات میں دفتر روزنامہ الفضل جدید پریس دارالنصر غربی ربوہ میں رابطہ کریں۔

فون نمبر 047-6213029

موبائل نمبر 0334-6366507

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 23 جولائی

طلوع فجر	3:48
طلوع آفتاب	5:15
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:13

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گل احمد، فردوس، داؤد، S&S لان
نیز بریزہ چکن شفون دوپٹہ دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 047-6214300

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ربوہ پراپرٹی سنٹر
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ
فون آفس: 047-6213550
پروپرائٹر: عامر گوپے راہ 0333-9797450

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL
MILLS CORPORATION LTD
AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FD-10

سیل۔ سیل۔ سیل
گرمیوں کی ورائٹی پر محدود مدت کیلئے پہلے آیئے پہلے پایئے
خان بابا سپر سٹور گولبازار ربوہ: 047-6212233

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD.
co.'B' PVT.LTD
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873,7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre,
(Jewellry Market) Ichhra Lahore

BETA ®
PIPES
042-5880151-5757238